واعظ الجمعہ
عبادت وریاضت
اور
ماہِ رمضان
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عبادت وریاضت اور ماہِ رمضان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عبادت وریاضت اور ماہِ رمضان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عبادت وریاضت کی اہمیت وفضیلت

برادرانِ اسلام! رمضان شریف اپنی تمام تر برکتوں، رحمتوں اور مبارک ساعتوں کے ساتھ جلوہ گر ہو چکا ہے، یہ مہینہ عبادت وریاضت اور کامیابیوں کے حصول کا مہینہ ہے، ہمیں چاہیے کہ اس مبارَک مہینے میں زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ بجالائیں، زُہد وتقوی اور پرہیزگاری اختیار کریں؛ کہ اسی میں ہماری عزّت اور دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ

﴿اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[1] "یقیناً اللہ تعالی کے ہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے، جو زیادہ پرہیزگار ہے"۔

عزیزانِ محترم! رمضان المبارک کو دیگر تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے، اس مہینے میں اللہ ربّ العزّت کی عنایتوں اور کرم نوازیوں کا دریا جوش پر ہوتا ہے، اس مبارک مہینے میں عبادت وریاضت کا اجر وثواب بہت بڑھا دیا جاتا ہے، حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفاً وَخَمْسَمِئَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ، لَهَا سِتُّونَ أَلْفَ بَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مُوَشَّحٍ بِيَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ. فَإِذَا صَامَ أَوَّلَ [يَوْمٍ] مِنْ رَمَضَانَ، غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِلَى

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١٣.

أَنْ تُوَارَى بِالْحِجَابِ، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُها فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا خَمْسَمِئَةِ عَامٍ!»[1].

"جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور وہ آخری رات تک بند نہیں ہوتے، جو بندہ اس ماہِ مبارک کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالی اُس کے ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے، اس کے لیے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا گھر بناتا ہے، جس کے ستّر ہزار دروازے ہیں، اس کے ہر دروازے سے سونے کا سُرخ یاقوت سے مزیّن ایک محل ہے۔ اور جو کوئی ماہِ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالی اس کے گذشتہ ایک سال کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے، اس کے لیے نمازِ صبح سے شام تک ستّر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، ماہِ رمضان کے رات یا دن میں جو کوئی سربسجود ہوتا ہے، اس کے ہر سجدے کے بدلے اُسے (جنّت میں) ایک ایسا (بڑا اور طویل) درخت عطا کیا جاتا ہے، جس کے سائے میں گھوڑ سوار پانچ سو ۵۰۰ برس تک چلتا رہے!"۔

عبادت وریاضت کی فضیلت سے متعلّق ایک اَور روایت میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک دیہاتی نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام ارشاد فرمائیں، جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنّت

---

(۱) "شعب الإيمان" ۲۳- باب في الصيام، ر: ۳۶۳۸، ۳/ ۱۳٤۱.

کا حقدار ہو جاؤں، نبیٔ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ» "اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو، فرض زکات دو، اور رمضان کے روزے رکھو"۔ دیہاتی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان باتوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا، جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا»[1] "اگر کوئی کسی جنّتی کو دیکھنا چاہے، تو اسے دیکھ لے!"۔

عبادت وریاضت کی ترغیب ہی سے متعلّق ایک روایت میں، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں ایک سفر میں نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، ایک دن میں صبح کے وقت چلتے ہوئے نبیٔ رحمت ﷺ سے قریب ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت میں داخل کردے، اور جہنم سے دُور رکھے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيماً، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» "تم نے ایک بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے! اور یقیناً یہ عمل اس کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ

---

(١) "صحيح البخاري" باب وجوب الزكاة، ر: ١٣٩٧، صـ٢٢٥.

تعالیٰ آسان کردے! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکات دو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو"، پھر رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ»[1] "کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں! (١) روزہ ڈھال (Shield) ہے، (٢) صدقہ گناہوں کو ایسے ہی مٹاتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے، (٣) اور آدھی رات میں آدمی کا نماز (تہجد) ادا کرنا!"۔

حضراتِ محترم! رمضان المبارک کے روزے فرض کیے جانے کا مقصد تقویٰ وپرہیز گاری ہے، یہ ایک ایسی عبادت ہے جو ریاضت، اصلاحِ نفس اور باطنی طہارت کا سبب ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض ہوئے تھے؛ تاکہ تمہیں پرہیز گاری ملے"۔

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "روزے کا مقصدِ اعلیٰ، اور اس سخت ریاضت کا پھل یہ ہے، کہ تم متقی اور پاکباز بن جاؤ، روزے کا مقصد یہ نہیں کہ صرف

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب كفّ اللسان في الفتنة، ر: ٣٩٧٣، صـ٦٧٤.

(٢) پ٢، البقرة: ١٨٣.

کھانے پینے اور جِماع سے پرہیز کرو، بلکہ تمام بُرے اَخلاق اور اعمالِ بد سے انسان مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کرے۔ تم پیاس سے تڑپ رہے ہو، تم بھوک سے بے تاب ہو رہے ہو، تمہیں کوئی دیکھ بھی نہیں رہا، ٹھنڈا پانی اور لذیذ کھانا پاس رکھا ہے، لیکن تم ہاتھ تو کُجا، آنکھ اُٹھا کر اُدھر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، اس کی وجہ صرف یہی ہے نا، کہ تمہارے رب کا یہ حکم ہے! اب جب حلال چیزیں اپنے رب کے حکم سے تم نے ترک کر دیں، تو وہ چیزیں جن کو تمہارے رب تعالی نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا ہے، مثلاً چوری، رشوت، بد دیانتی وغیرہ حرام کاریاں، اگر یہ خیال پختہ ہو جائے، تو کیا تم ان کا اِرتکاب کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں کرو گے!۔ مہینے بھر کی اِس مشقت کا مقصد یہی ہے، کہ تم سال کے باقی گیارہ ۱۱ ماہ بھی اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے حرام سے اجتناب کرو۔ لہذا جو لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں، لیکن جھوٹ، غیبت، بدنظری، فحش گوئی اور گالی گلوچ وغیرہ برائیوں سے باز نہیں آتے، ان کے متعلّق سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے واضح الفاظ میں فرما دیا: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لله حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»[1] "(جس نے روزہ رکھنے کے باوجود) جھوٹ اور اُس پر عمل نہیں چھوڑا، رب تعالی کو اُس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں"[2]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الصّوم، ر: ۱۹۰۳، صـ۳۰٦.

(۲) "تفسیر ضیاء القرآن" البقرة، زیرِ آیت: ۱۸۳، ۱/۱۲۳، ۱۲۴، ملتقطاً۔

میرے بزرگو ودوستو! روزے میں جہاں مسلمان کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے، وہیں اسے چاہیے کہ جھوٹ، غیبت وغیرہ گناہوں سے بھی باز رہے؛ تاکہ اسے تقویٰ وپرہیزگاری حاصل ہو، اور یہی روزے کا مقصد بھی ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: «إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلٰكِنْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ»[1] "روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں، بلکہ روزہ جھوٹ، گناہوں، اور بے کار چیزوں سے بچنے کا نام ہے"۔

اسی طرح ایک اَور حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[2] "جس نے ماہِ رمضان میں ایمان کی حالت میں، ثواب کی اُمید سے قیام کیا، اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ یعنی جو مسلمان روزہ دار، فرائض وواجبات اور نمازِ تراویح، نوافل، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال میں وقت گزارتا ہے، اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

---

(١) "السنن الكبرى" للبَيهقي، كتاب الصيام، ٤/ ٢٠٩.

(٢) "صحيح البخاري" باب تطوّع قيام رمضان من الإيمان، ر: ٣٧، صـ٩.

لہذا ہمیں چاہیے کہ خود کو عبادت وریاضت کا عادی بناتے ہوئے، نمازِ پنجگانہ کی پابندی کریں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، غیبت وچغلی، گالی گلوچ، بدکلامی اور بدنگاہی سے اجتناب کریں، رمضان المبارَک میں فیس بک (Facebook)، ٹک ٹاک(Tik Tok)،ٹویٹر(Twitter) اور دیگر سوشل میڈیا(Social Media) ذرائع پر ٹائم پاس کرنے کے بجائے، اپنا وقت عبادت وریاضت میں گزاریں، قرآنِ پاک کی تلاوت کریں، اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں، ذکر واَوراد کی کثرت کریں، دینی کتب کا مطالعہ کریں،اور تراویح وقیام اللیل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔

جوانی میں عبادت کی فضیلت

میرے نوجوان دوستو اور بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں جوانی میں عبادت وریاضت کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے، جو شخص جوانی میں توبہ کرتا ہے، اور اپنا وقت عبادت وریاضت میں صَرف کرتا ہے، بروزِ قیامت اس کے لیے فرشتوں جیسا مقام اور سایۂ رحمت کا وعدہ ہے، حدیث شریف میں فرمایا: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ» "سات قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کو اللہ تعالی (قیامت کے دن) اپنے سائے رَحمت میں جگہ عطا فرمائے گا، جس دن اُس کے سایۂ

رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا"، انہی میں سے ایک کے متعلّق فرمایا: «وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ»[1] "وہ جوان جس نے جوانی اپنے رب کی عبادت میں گزاری"۔

اسی طرح ایک اَور حدیث شریف میں ہے: «وَلِلشَّابِّ التَّارِكِ لِحُرُمَاتِ اللهِ، الْعَامِلِ بِطَاعَةِ اللهِ، كُلُّ أَجْرِ سَبْعِينَ صِدِّيقاً»[2] "اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے، اور اس کے اَحکام پر عمل کرنے والے نوجوان کے لیے، ستّر ۷۰ صدّیقین کے برابر ثواب ہے"۔

علّامہ ابنِ رجب حنبلی رحمہ اللہ جوانی میں عبادت کرنے سے متعلّق ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس نے اللہ تعالی کو اس وقت یاد کیا، جب وہ جوان اور تندرست تھا، تو اللہ تعالی اُس کا اُس وقت خیال رکھے گا، جب وہ بوڑھا اور کمزور ہو جائے گا، اور اسے بڑھاپے میں بھی اچھی قوّتِ سماعت، بصارت، طاقت اور ذَہانت عطا فرمائے گا"[3]۔

زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانیے

عزیزانِ مَن! ہماری زندگی برف کی طرح پگھل رہی ہے، لہذا ہمیں اپنے شب وروز غفلت میں گزار کر، اسے کسی صورت ضائع نہیں کرنا چاہیے، اس چند روزہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٦٠، صـ١٠٧.

(٢) "الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك" ر: ٢٢٩، صـ٧٨.

(٣) "مجموع رسائل ابن رجب" قوله: يحفظك، ٣/ ١٠٠ ملخّصاً.

زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے، خوب عبادت وریاضت کرنی چاہیے، فرائض وواجبات کی پابندی، علمِ نافع، عملِ صالح اور رضائے الٰہی جیسے اَہداف کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے؛ کیونکہ اسی میں ہماری کامیابی اور سرخ رُوئی ہے، بصورتِ دیگر ناکامی کا عمیق (گہرا) گھڑا ہمارا مقدّر ٹھہرے گا (معاذاللہ)۔

رَحمتِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: «اغْتَنِمْ خَمْساً قبلَ خَمْسٍ: (١) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، (٢) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، (٣) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، (٤) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، (٥) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»[1] "پانچ ۵ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، (۲) صحت کو بیماری سے پہلے، (۳) مالداری کو فقیری سے پہلے، (۴) فرصت کو مصروفیت سے پہلے (۵) اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو!"۔

میرے بھائیو! ابھی بھی دیر نہیں ہوئی، رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں، اور اس میں ہونے والی چھما چھم رحمتوں کی برسات سے فائدہ اٹھائیے، سچے دل سے توبہ واستغفار کیجیے، زیادہ سے زیادہ وقت اللہ عزّ وجلّ کی عبادت میں گزاریے، زُہد وتقوی اختیار کیجیے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص اہتمام کیجیے، ورنہ یاد رکھیے! اگر توبہ سے قبل موت آگئی، تو پھر کوئی چھوٹے سے چھوٹا عمل بجالانے کی بھی اجازت نہیں ہو

---

(١) "شعب الإيمان" باب في الزهد وقصر الأمل، ر: ١٠٢٤٨، ٧/ ٣٣١٩.

گی، اور بروزِ قیامت ہم اپنے پل پل کا حساب وکتاب دے رہے ہوں گے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يوم الْقِيَامَةِ حتّى يُسْأَلَ عن أَرْبَعِ خِصَالٍ: (١) عن عُمُرِه فِيمَا أَفْنَاهُ، (٢) وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلاهُ، (٣) وَعَنْ مَالِهِ من أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، (٤) وَعَنْ علمِهِ مَاذَا عَمِلَ فيه»[1] "بروزِ قیامت آدمی اُس وقت تک اپنی جگہ سے قدم نہیں ہٹا سکے گا، جب تک چار ۴ سوالات کے جواب نہ دے لے: (۱) عمر کس کام میں گزاری؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ (۴) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟"۔

میرے محترم بھائیو! فکرِ آخرت پر مبنی اس فرمانِ رسول ﷺ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، ہر بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ وہ نفسانی خواہشات سے بچتا رہے، عِفّت، عصمت اور پاکدامنی کے حصول کے ذرائع اختیار کرتا رہے، بدنگاہی، فحش اَعمال وکلام، جھوٹ، غیبت، چغلی، حرام ومشتبہ چیزوں، فلموں، ڈراموں، گانے باجوں، بے پردگی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچ کر، اَحکامِ شریعت، فرائض واَعمالِ صالحہ وغیرہ جیسی عبادات کی بجاآوری میں خوب کوشش کرے، نیز اس ماہِ مبارک کو غنیمت جانتے

---

(١) "المعجم الكبير" معاذ بن جبل الأنصاري، ر: ١١١، ٢٠/ ٦١.

ہوئے اپنے تمام گناہوں، اور نافرمانی والی زندگی سے توبہ کر کے، اپنی عاقبت سنواریے،اور سچی توبہ کرکے اللہ ورسول کے پیارے بن جائیے۔

دعا

اے اللہ! رمضان المبارک کے صدقے،ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما، ہمیں سچی توبہ کرنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما، رمضان شریف کی خوب خوب برکتیں نصیب فرما، ہمیں اس ماہِ مبارک کے تمام روزے رکھنے،نمازِ تراویح ادا کرنے،اور ذوق وشوق سے دیگر عبادات ونیک اعمال کی توفیق وہمت عطا فرما، اس ماہِ غفران کے صدقے ہماری اور ہمارے تمام عزیز واقارب کی بخشش ومغفرت فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا،اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہرنیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطافرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطافرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا

چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.